

ہم قومی مفادات کے سب سے بڑے دشمن ہیں!

جیری سٹوں سے میری واقفیت بالکل واجبی ہے۔ آئین میں رہنے والا جیری ایک ہسپتاں میں معمولی سی نوکری کرتا ہے۔ درمیانے سے وسائل کے ساتھ ایک خوش و خرم زندگی گزار رہا ہے۔ ملاقات مکمل طور پر اتفاقیتی ہے۔ ایک دن طے ہوا کہ ہفتے یعنی چھٹی والے دن، دونوں شام کو کسی کافی شاپ میں جا کر کافی پیش گے۔ بتاتا چلوں کے جیری کو کرنٹ افیز زجنے اور پڑھنے کا جنون ہے۔ پاکستان اور دیگر ہمسایہ ممالک کے متعلق اس کی معلومات حدود رجہ متاثر کن ہیں۔ ایشیاء میں اس نے کبھی قدم نہیں رکھا۔ مگر اس سے پاکستان، ہندوستان، افغانستان کے سیاسی معاملات پر دلیل سے بات کر سکتے ہیں۔ وسیع المطالعہ شخص۔ جیری کا سیاسی امور سے گہر اتعلق ہے۔ مقررہ وقت سے چند منٹ پہلے اپارٹمنٹ بلڈنگ سے باہر آیا تو جیری پہلے سے وہاں موجود تھا۔ جیرانی ہوئی کہ مقررہ وقت سے دو چار منٹ پہلے جیری وہاں انتظار کیوں کر رہا ہے۔ ہم دونوں نزدیک ایک کافی شاپ میں بیٹھ گئے۔ گفتگو کی ابتداء میں جیری سے پوچھا کہ ہم نے تو پانچ بجے ملنا تھا۔ آپ وقت سے پہلے کیونکر آ گئے۔ اس نے غور سے کچھ سوچا اور جواب دیا، کہ صرف اس لئے میں اپنے ملک یعنی امریکہ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ جملہ میرے لئے جیران کن تھا۔ بھلا وقت سے پہلے آنے کا اپنے ملک سے محبت کرنے سے کیا تعلق ہے؟ جیری نے ایک جملہ مزید کہا کہ وہ تقریباً چالیس منٹ گاڑی چلا کر آیا ہے اور پانچ بجے میں پندرہ منٹ پہلے اپارٹمنٹ بلڈنگ کے باہر پہنچ گیا تھا۔ کافی تجہب ہوا کہ پندرہ منٹ وقت سے پہنچ میں ملک سے محبت کہاں سے آگئی، جیری نے حدود رجہ سنجیدگی سے میری طرف دیکھا۔ کہنے لگا، تم پاکستان سے آئے ہو۔ تمہارا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ مگر جو کچھ آپ یہاں دیکھو یا سنو گے۔ اسی سے ہمارے ملک کے متعلق تاثر بنے گا۔ ثابت یا منفی۔ چند منٹ، مقررہ وقت سے پہلے آنے کی وجہ صرف ایک ہے کہ جب تم واپس جاؤ تو یہ ضرور سوچو کہ امریکی لوگوں میں وقت کی قدر اور پابندی بہت زیادہ ہے۔ اگر ایک بارہ ہن میں یہ نکتہ بیٹھ گیا تو آپ کو نہ صرف میری قدر ہو گی بلکہ میرے ملک یعنی امریکہ کی بھی قدر ہو جائے گی۔ اس کے برعکس، اگر میں دس منٹ تاخیر سے آتا اور تم بلڈنگ کے باہر انتظار کر رہے ہو تو تمہارا عمل میرے متعلق بھی حدود رجہ منفی ہوتا اور اپنے ذہن میں امریکہ کی ایک منفی تصویر لے کر واپس جاتے کہ امریکہ کے لوگ حدود رجہ غیر ذمہ دار ہیں۔ جواب سن کر میں جیران ہو گیا کیونکہ شخصی رویے کو قوم کے ساتھ مسلک کم از کم ہمارے ملک میں ہرگز ہرگز نہیں کیا جاتا۔ بار بار ایک سوال کر رہا تھا کہ تم لوگوں نے بے نظیر بھٹکو کیوں قتل کیا۔ اس کے بقول وہ پاکستان کا وہ لبرل چہرہ تھا جس کی بدولت پوری دنیا میں تمہاری عزت کی جاتی تھی۔ میرے پاس اتنے سمجھیدہ سوال کا کوئی خاص جواب نہیں تھا۔ جب جیری مجھے واپس چھوڑ کر چلا گیا تو کافی دیرینک پابندی وقت اور ملک کی عزت اور حرمت کے باہمی تعلق پر سوچتا ہا۔

بظاہر اس واقعہ کا ہمارے قومی معاملات سے کوئی تعلق نہیں آتا مگر غور کریں تو شہری اور اپنے ملک سے محبت کا ربط ضرور سامنے لاتے ہیں۔ حدود رجہ صاحب رائے لوگوں کی بات کر رہا ہوں۔ اکثریت خوشحال لوگوں کی ہے۔ جب بھی گفتگو ہوتی ہے تو وہ پاکستان کے متعلق کوئی ثابت بات کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ ہر طبقے میں تقریباً یہی حال ہے۔ ہر ایک ہر وقت پاکستان کی برائی کرنے میں مصروف نظر آتا ہے۔ قطعاً عرض نہیں کر رہا کہ ہمارے ملک میں خرابیاں نہیں ہیں۔ بالکل ہیں۔ مگر کیا خرابیوں کے ساتھ ساتھ اچھائیوں کا وجود نہیں ہے۔ بھرپور طریقے سے ہے مگر اکثریت ان اچھائیوں پر بات کرنا تو درکنار غور کرنا بھی پسند نہیں کرتی۔ تمام وقت ہر سطح اور ہر حرکت پر کیڑے نکالنا اب ہمارا فرض بن چکا ہے۔ تمام عناصر جو ہمارے قومی مفادات کے ارد گرد گردش کرتے ہیں، ہم ان پر کسی قسم کی حقیقت پسندانہ گفتگو کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ملک کے قومی مفادات کی اپنے حساب سے ایک لست بنائیے۔ اس کے بعد خود فیصلہ کیجئے کہ کیا ہم اپنے قومی مفادات کو واقعی خاطر میں لاتے ہیں یا نہیں۔ اپنے دل کی آواز سے فیصلہ کیجئے۔ سارا دن، میڈیا بلکہ ہر طرف، کرپشن کرپشن کا واویلا سنتے ہیں۔ واقعی یا ایک کینسر ہے اور ہماری ملکی ترقی میں حائل بھی ہے مگر کیا آج تک کوئی بھی یہ سوال اٹھانے کی جرأت نہیں کرتا ہے کہ کرپشن تو ہندوستان میں بھی قیامت خیز ہے۔ وہاں ترقی کی شرح نو سے دس فیصد کیونکر ہے؟ اگر اہلیت کو ترجیح دی جائے تو حدود رجہ کرپشن میں بھی ترقی ممکن ہے۔ ہندوستان اس کی آپ کے سامنے ایک زندہ مثال ہے۔ ہم کرپشن کی لفظی نہ مت تو ہر وقت کرتے ہیں مگر کبھی شخصی اہلیت کو پسند نہیں کرتے۔ ہمارے قائدین اور اداروں کے سربراہان کی اہلیت پر سمجھیدگی سے سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔ دراصل ہم تو صلاحیت والے شخص کو اپنے لئے ایک دھمکی گردانے تھے ہیں۔ یہ معاملہ سماج اور سٹیم پر ہر جگہ یکساں طور پر موجود ہے۔

قومی مفادات میں کیا یہ سرفہرست امر نہیں ہے کہ ہماری پاگلوں کی طرح بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے تمام وسائل کو ختم کر دیتی ہے۔ اتنی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنا کیا ہمارا اولین قومی مفاذ نہیں ہے۔ بالکل ہے۔ اب اپنے قومی سطح کے تمام قائدین کی فہرست بنائیے۔ ان کی تقاریر سنئے۔ آپ کو آبادی کی شرح نمود پر کوئی نکتہ نہیں ملے گا۔ کسی بھی وزیر اعظم یا صدر نے آج تک یہ نہیں فرمایا کہ اتنی کثیر آبادی کے ساتھ ترقی ممکن ہی نہیں ہے۔ وجہ کیا ہے۔ ان کے خیال میں اگر وہ اس نکتے کو بھرپور طریقے سے اٹھائیں گے تو دائیں بازو کے لوگ خلاف ہو جائیں گے۔ ووٹ بینک پر اثر پڑے گا الہذا نہیں کیا ضرورت ہے کہ اوکھی میں سرڈاں دیں۔ جیسے معاملات چل رہے ہیں، ویسے ہی چلنے میں وقتی عافیت ہے۔ کیا ہمارے سیاسی اور غیر سیاسی قائدین کو بروقت عوام کو آبادی پر کنٹرول کرنے کی فکر کو اجاگر کرنا چاہئے یا نہیں۔ یہ ہماری ترقی کا جو ہری نکتہ ہے۔ مگر دائیں بازو کی طاقت سے خوف زدہ ہو کر وہ یہ بات سوچنے کی ہمت تک نہیں کرتے۔ کیا اس پر حقیقت پسندانہ پالیسی ترتیب دینا ہمارے قومی مفادات میں نہیں ہے؟ ہمیں ہر وقت بتایا جاتا ہے کہ ہم اس پسند قوم ہیں۔ مگر ہمارا رویہ اس کے بالکل الٹ ہے۔ ہمارا قومی مفاد ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے باہمی تعلقات بہتر ہوں۔ دونوں ممالک میں بھرپور تجارت ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت آپس میں جنگ کی باتوں سے مفر حاصل کیا جائے۔ اعتماد سازی کے لئے اقدامات اس طرح کئے جائیں کہ کوئی بھی آنے والی حکومت بعد میں ختم نہ کر سکے۔ مگر اس اہم ترین نکتہ پر بات کرنے سے آپ کو غداری کا سرٹیفیکیٹ مل سکتا ہے۔ معاملہ اب یہاں تک بگڑ چکا ہے کہ اگر آپ ہندوستان سے خلوص نیت سے مذکورات اور اقدامات کی آواز اٹھائیں تو پاکستان میں آپ پر زندگی تلگ کی جا سکتی ہے۔ ہندوستان کے ساتھ معاملات بہتر کرنا کیا ہمارے قومی مفاذ میں ہے۔ بالکل اسی طرح کیا افغانستان میں طالبان کی حکومت کی اس قدر سپورٹ کرنا، کہ ہمارا پورا ملک ہی داؤ پر لگ جائے کیا ہمارے قومی مفاذ میں ہے؟ یہاں تو طالبان کو فرشتہ ثابت کرنے کے لئے دانشوروں کے جتنے بنے ہوئے ہیں۔ جب بذات خود ہمیں اپنے قومی مفادات کی نگہبانی کرنی نہیں آتی تو پھر یہ مفروضہ قائم کرناحد رجہ آسان ہو جاتا ہے کہ ہماری بدحالی دراصل یہود ہندو کی سازش ہے۔ مگر یہ بدقسمت بیانیہ صرف اور صرف ہمارے ملک میں کامیابی سے کیسے جڑ پکڑ گیا؟ ترکی، متحده امارات، مرکش اور ملائشیا جیسے ممالک مسلمان ہونے کے باوجود کیونکر ترقی کر گئے۔ نہیں صاحب، کسی کو ہمارے ملک کے خلاف سازش کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس بتاہی کے لئے خود فیل ہیں۔